بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۲۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
المصلح
فی پرچہ ۱ آنہ
جمعرات
۸ جمادی الاول ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر عبد القادر بی۔ اے
جلد ۷ | ۱۴ صلح ۱۳۳۳ ہش ۔ ۱۴ جنوری ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۰

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی آج وفاق قائم کرنے کی تجویز پر غور کرے گی

قاہرہ ۱۳ جنوری۔ عراق نے عرب ملکوں کا وفاق قائم کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ وہ آج عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی میں باقاعدہ طور پر پیش کر دی جائے گی۔ کل سیاسی کمیٹی نے عراق کے وزیر اعظم فاضل جمالی سے کہا تھا۔ کہ آپ اپنی تجویز کے سلسلہ میں چند امور کی وضاحت کر دیجئے۔ اس سے پہلے فاضل جمالی نے اخباری نمائندوں کو بتایا تھا۔ کہ میں سیاسی کمیٹی سے اپنی تجویز کو منظور یا نامنظور کرنے کا مطالبہ کروں گا۔ اگر یہ تجویز منظور کر لی گئی۔ تو مزید تفصیلات بعد میں طے ہو سکتی ہیں۔ اس سے پہلے خبر آئی تھی۔ کہ سیاسی کمیٹی نے وفاق کی تجویز اصولی طور پر منظور کر لی ہے۔ لیکن عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الخالق حسونہ نے اس کی تردید کر دی ہے۔ لبنان کے وزیر اعظم عبداللہ الیافی نے کہا ہے۔ کہ میرا ملک عرب ریاستوں کے اقتصادی اشتراک کی پوری حمایت کرے گا لیکن وہ وفاق کی حمایت نہیں کر سکتا۔ کل مصر کی انقلابی کونسل نے عراق کی تجویز کا مکمل طور پر جائزہ لیا۔

برلن کانفرنس میں آسٹریا کا صلح نامہ طے کرانے کے لیے پوری کوشش کی جائیگی

آسٹریا کی اپیل کے جواب میں تین مغربی طاقتوں کی یقین دہانی

لنڈن ۱۳ جنوری۔ تین مغربی طاقتوں نے آسٹریا کو یقین دلایا ہے کہ برلن میں چار بڑی طاقتوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ وہ اس میں آسٹریا کا صلح نامہ طے کرانے کے لئے مقدور بھر کوشش کریں گی۔ تین مغربی طاقتوں نے آسٹریا کی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ کہ مغربی طاقتیں برلن میں ہونے والی کانفرنس میں آسٹریا کی آزادی کی بحالی کے لئے ہر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ پچھلے مہینے آسٹریا کی حکومت نے چار بڑی طاقتوں سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ آسٹریا کے صلح نامہ کا جلد فیصلہ کرائیں۔ مغربی طاقتوں کا یہ مراسلہ اسی اپیل کے جواب میں بھیجا گیا ہے۔ دریں اثناء آج برلن میں چار طاقتوں کے نمائندوں کا پھر اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے ضروری انتظامات کے مسئلہ پر مزید غور و خوض کیا جائے گا۔

بذریعہ تار (ربوہ) ۱۳ جنوری۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بسلسلہ تحقیقاتی عدالت لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ امارت کے فرائض ادا فرمائیں گے۔
ناظر دعوت و تبلیغ

لاہور ۱۴ جنوری۔ بذریعہ تار) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت لاہور پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔
پرائیویٹ سیکرٹری

یورپ میں برف کا زبردست طوفان

کئی آدمی ہلاک ہو چکے ہیں

لنڈن ۱۳ جنوری۔ گزشتہ ۳۶ گھنٹوں سے آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ میں زبردست طوفان آنے اور برف کے تودے گرنے کی وجہ سے ایک سو چالیس آدمی ہلاک یا لاپتہ ہو چکے ہیں۔ سب سے زیادہ المناک حادثہ مغربی آسٹریا میں بلانس کے مقام پر پیش آیا۔ جہاں پیر کو دو برف کے تودے ایک گاؤں پر گر پڑے جس سے پچاس آدمی ہلاک ہو گئے۔ وسطی یورپ میں بھی برف کا زبردست طوفان آیا ہوا ہے جس سے کئی ہلاک ہو چکے ہیں۔

امریکہ پاکستان اور عراق کو فوجی امداد دینے کا منصوبہ ترک نہیں کریگا

امریکہ کے سرکاری حلقوں کی طرف سے غلط اور بے بنیاد خبر کی تردید

واشنگٹن ۱۳ جنوری۔ امریکہ کے سرکاری ذرائع نے اس خبر کو قطعی غلط اور بے بنیاد بتایا ہے کہ حکومت امریکہ روسی احتجاج سے متاثر ہو کر پاکستان اور عراق کو فوجی امداد دینے کے منصوبہ ترک کر دیگی۔ یاد رہے اسرائیل کے شہر تل ابیب میں اس قسم کی خبریں شائع ہوئی تھیں کہ روس اور ہندوستان کے احتجاج کے بعد سے امریکہ میں اس امر پر غور کیا جا رہا ہے کہ آیا پاکستان اور عراق وغیرہ کو فوجی امداد دی جائے یا نہیں۔ بعض خبروں میں یہاں تک ظاہر کیا گیا کہ امریکہ نے ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے سے دستکش ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

مشرقی بنگال میں مسلم لیگ انتخابات جیت لے گی

سرحد کے وزیر صحت مسٹر کیانی کا بیان

ڈھاکہ ۱۳ جنوری۔ صوبہ سرحد کے وزیر صحت و تعمیرات مسٹر کیانی نے جو مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کے رکن کی حیثیت سے آج کل مشرقی بنگال کا دورہ کر رہے ہیں یہ یقین ظاہر کیا ہے کہ صوبہ کے انتخابات میں مسلم لیگ جیت جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی پارلیمانی بورڈ نے مسلم لیگ کے جن امیدواروں کی درخواستیں مسترد کر کے دوسرے امیدواروں کو ٹکٹ دے دیا ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ کا ٹکٹ حاصل کرنے والے امیدواروں کا مقابلہ نہیں کریں گے

کمیونسٹ چین کو امریکہ کا الٹی میٹم

واشنگٹن ۱۳ جنوری۔ امریکہ کے وزیر خارجہ ڈلس نے آج پھر اعلان کیا کہ اگر کمیونسٹ چین نے ایشیا میں کوئی نیا جارحانہ قدم اٹھایا تو امریکہ فوراً کمیونسٹ چین پر حملہ کر دیگا۔

برما برطانیہ سے نیا دفاعی معاہدہ کرے گا

لنڈن ۱۳ جنوری۔ برما نے برطانیہ سے ایک نیا دفاعی معاہدہ کرنے کے متعلق جوابی تجاویز پیش کر دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اگلے مہینے دونوں ملکوں کے درمیان نئے دفاعی معاہدہ کی تشکیل ہو جائے گی۔ تفصیلات ابھی شائع نہیں کی گئیں۔ برما کے ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ برما ۱۹۴۷ء کے دفاعی معاہدہ کی جگہ دوستانہ معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ البتہ وہ اپنی ضروریات کے لئے اسلحہ اور جنگی مشیروں اور فنی ماہروں کی خدمات بدستور حاصل کرتا رہے گا۔

پاکستان کی دو لاکھ فوج کو جدید ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ لنڈن ٹائمز

لنڈن ۱۲ جنوری۔ لنڈن ٹائمز نے آج ایک اداریہ میں یہ لکھا ہے کہ پاکستان کے پاس دو لاکھ فوج ہے جس کے پاس جدید ہتھیار نہیں ہیں اگر پاکستان کے پاس ۱۲ یا ۱۴ فوجی ڈویژن ایسے ہوں جو جدید ترین اسلحہ سے مسلح ہوں۔ نیز اس کا ہوائی بیڑہ بھی متوسط طاقت کا ہو۔ تو مشرق وسطیٰ کے دفاع کے سلسلے میں بہت اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن پاکستان میں امریکی فوجی اڈے قائم کرنے سے مشرق کے توازن پر اثر پڑے گا۔

پن من جوم ۱۳ جنوری۔ کوریا کے ان جنگی قیدیوں کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جو اس وقت غیر جانبدار کمیشن کی

برطانوی تباہ شدہ ہوائی جہاز کی تلاش کا کام روک دیا گیا

لنڈن ۱۳ جنوری۔ اتوار کے روز بحر روم میں جو برطانوی کومٹ جٹ طیارہ گر گیا تھا اس کی تلاش کا کام روک دیا گیا ہے۔ اٹلی کے ایک ہوائی جہاز نے اس علاقہ پر پرواز کی جس علاقہ میں یہ حادثہ پیش آیا تھا۔ لیکن اس جہاز کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اسی بنا پر جہاز کی تلاش کا کام روک دیا گیا۔

عرب ملکوں کا وفاق بنانے کی تجویز اصولی طور پر منظور کر لی گئی

قاہرہ ۱۳ جنوری۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے عراق کی یہ تجویز اصولی طور پر مان لی ہے کہ عرب ملکوں کا ایک وفاق قائم کیا جائے۔ کمیٹی نے طے کیا کہ اس سکیم کے بارہ میں تمام عرب ملکوں سے صلاح مشورہ کیا جائے گا۔

امریکہ کا دورہ کرنے کے لئے وزیر اعظم لنکا کو دعوت

کولمبو ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت امریکہ نے اس امر کی خواہش ظاہر کی ہے کہ لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلے والا امریکہ کا دورہ کریں۔ اس بارہ میں ابھی رسمی دعوت نامہ موصول نہیں ہوا۔ رسمی دعوت نامہ اس وقت بھیجا جائے گا۔ جب وزیر اعظم دورہ کی تاریخ کا فیصلہ کر لیں گے۔ ایک ذریعہ نے خبر دی ہے کہ وزیر اعظم نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ وہ کب امریکہ کا دورہ کریں گے۔

سڈنی ۱۲ جنوری۔ سڈنی میں دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ قبل اس کے کہ دولت مشترکہ کے ممالک ایک ملک کی کرنسی کو دوسرے ملک کی کرنسی میں تبدیل کرنے کے سوال پر غور کریں۔ انہیں سٹرلنگ کی فراہمی پر غور کرنا ہوگا۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں چھپوا کر دفتر المصلح سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۲ء

عرب ممالک کا وفاق

"تفرقہ ڈالو اور فتح کرو" مشہور انگریزی ضرب المثل ہے۔ ہر فاتح قوم اس اصول کو استعمال کرتی آئی ہے۔ دشمن کی طاقت کو مٹا دینا متجاوز اقوام کا ایک پرانا ہتھیار ہے۔ اور شاید جب تک انسان حرص و ہوا کا بندہ بنا رہے گا۔ اور دوسروں کے مال و ملک پر جائز و ناجائز قبضہ کرنے کی چیز سے متاثر رہے گا۔ یہ اصول دنیا میں چلتا رہے گا۔

پہلی عالمگیر جنگ میں ترکوں نے محوری طاقتوں کا ساتھ دیا تھا۔ انگریزوں نے جو اس وقت تمام دنیا کے کاروبار پر قابض تھے یہی ہتھیار ترکوں کے خلاف استعمال کیا تھا۔ انہوں نے ترکی سلطنت کے مختلف علاقوں کو ترکوں سے الگ الگ کر دیا۔ یہاں تک کہ شام فلسطین اور حجاز نیز عرب کو بھی جو پہلے ترکی سلطنت میں شامل تھے اس سے علیحدہ کر دیا گیا اور عرب چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ گئے۔ کسی پر برطانیہ نے اپنا اثر جما لیا اور کسی پر فرانس نے۔ یہاں تک کہ آج تمام عرب دنیا پارہ پارہ ہو چکی ہے۔ جس کی وجہ سے مغربی متجاوز اقوام کو انہیں اپنے زیر اثر رکھنے کے لئے بہت آسانی ہو گئی ہے۔ انہوں نے شام سے علیحدہ، اردن سے علیحدہ، عراق سے علیحدہ، سعودی عرب سے علیحدہ، مصر سے علیحدہ معاہدے کر رکھے ہیں۔ وقس علیٰ ہٰذا۔ تمام اسلامی دنیا مختلف چھوٹی چھوٹی قوموں میں بٹی ہوئی ہے۔ اور اگر ایک دوسرے سے برسرپیکار نہیں تو متحد بھی نہیں۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مغربی جابر قوتیں فلسطین عین عرب دنیا کے قلب میں "اسرائیل" کی یہودی ریاست قائم کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ اور عربوں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ان کے مقابلہ میں متحد ہو کر ایک محاذ بنانے میں ناکام ہوئیں۔ اور رفتہ رفتہ یہ پھوڑا سرطان کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

اگر ہم اسلامی اقوام کے زوال کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ مسلمان چھوٹی چھوٹی قوموں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ مثلاً برصغیر ہند میں مغلیہ سلطنت کے بندھن کچھ اس طرح ٹوٹے کہ نواب اور راجے خود اپنی اپنی جگہ خود مختار ہو گئے پہلے فرانسیسیوں نے اور ان کی تقلید میں انگریزوں نے ان نوابوں اور راجوں کو باہم دست و گریبان کرنے کی پالیسی اختیار کی جس سے ان کی قوتیں کمزور ہوتی گئیں۔ اور یہ دونوں مغربی اقوام روز بروز طاقتور ہوتی گئیں۔ بالآخر انگریزوں نے فرانسیسیوں کو بھی شکست دے کر تمام ملک پر قبضہ جما لیا۔

اسی طرح جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ ترکی سلطنت کا شیرازہ بکھیر دیا گیا۔ اور آج یہ حالت ہے کہ تمام اسلامی دنیا مغرب کی محکوم و منقاد ہو چکی ہے۔ اور ابھی تھوڑے سے عرصہ ہی سے اسکو ہوش آیا ہے۔ اور مختلف اسلامی ممالک بیدار ہو رہے ہیں۔ مگر چونکہ وہ مختلف چھوٹے چھوٹے علاقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی انفرادی کوششیں مغربی چالاک اقوام کی گہری پالیسیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

یہ اقوام اب اپنی اس کمزوری کو بُری طرح محسوس کر رہی ہیں۔ اور جان گئی ہیں کہ ان کی انفرادی کوششیں اپنی اور عالم اسلام کی بہبودی و آزادی میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ مصر کے سویز اور سوڈان کے مسائل ایران کا تیل کا مسئلہ اور دیگر اسلامی ممالک کے مختلف مسائل اس لئے حل نہیں ہو رہے کہ اسلامی ممالک فرداً فرداً مغربی متجاوز اقوام کا نہ تو مادی طاقت میں اور نہ پالیسی میں مقابلہ کر سکتے ہیں۔

اس کمزوری کا احساس دیر سے ہو رہا ہے۔ عرب ممالک نے اسی خیال سے عرب لیگ کی بنیاد رکھی۔ جس نے اگرچہ اب تک کچھ مفید کام کیا ہے۔ مگر جو کافی ثابت نہیں ہوا۔

اب خبر ہے کہ عراق عرب لیگ کے موجودہ سیشن میں عرب ممالک کے ایک وفاق بنائے جانے کی تجویز پیش کر رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عرب ممالک کے اتحاد کی موجودہ وقت میں سخت ضرورت ہے۔ اور اس کا چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو جانا تمام عرب دنیا کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔ اس لئے ایسی کوئی سکیم جس سے تمام عرب ممالک باہم پیوست ہو جائیں استحسان کی نظر سے دیکھے جانے کے قابل ہے۔ اور اس سے ضرور نہایت مفید نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

اس تجویز پر کس طرح عمل کیا جائے گا۔ اور اس کی تفصیلات کیا ہوں گی۔ ہمیں ان سے صرف اس قدر دلچسپی ہے۔ کہ ہم چاہتے ہیں کہ جو بھی تجویز منظور کی جائے ایسی ہونی چاہیئے کہ جو عرب ممالک میں اتحاد و اتفاق کی رسی کو مضبوط تر کر سکے۔ اور جو تمام مختلف علاقوں کی بحالی اور پائیدار ترقی کی ضامن ہو۔ ایسا حل شریعت اسلام ہی ہو سکتا ہے۔ اسلام کے اصول مدافعات و مساوات اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ تمام دنیا کے نزدیک مسلمہ طور پر بہترین ہیں۔ یہ محض خیالی اصول نہیں ہیں۔ بلکہ ٹھوس فطری حقائق پر مبنی ہیں۔ قرآن کریم میں مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد سے رہنے اور تفرقہ سے بچنے کے لئے جا بجا تاکید آتی ہے۔ اور عملی اہم اقدامات کی توضیح بھی اس میں موجود ہے۔ اگر اس ضمن میں قرآن پاک کی تعلیم پر مسلمان اقوام عمل پیرا ہو جائیں۔ تو عرب ممالک کیا تمام اسلامی ممالک ایک سلک میں پروئے جا سکتے ہیں۔ اور ان کی متحدہ طاقت اتنی بڑھ سکتی ہے کہ دشمن ان کی طرف کبھی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہ کرے۔

ہمیں امید ہے کہ عرب ممالک عراق کی اس تجویز پر نہایت سنجیدگی سے غور کر کے کوئی ایسی صورت نکال لیں گے کہ جس سے ان کے بہت سے مشترکہ مسائل آسانی سے حل ہو جائیں گے۔ اور اسلامی دنیا اپنے سے بہت زیادہ مضبوط اور ناقابل تسخیر بن جائے گی۔

تحریک جدید کے سابقون الاولون کے نام چھپوا کر لائبریریوں میں رکھے جائیں گے

ابھی وقت ہے خصوصیت سے بقایادار ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء تک اپنے بقائے ادا کر دیں

"میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ پہلے دور والوں اور دوسرے دور والوں میں میں نے فرق رکھا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ

سابقون الاولون

ہیں۔ اور انیس سال کے بعد ان کے نام چھپوا کر لائبریریوں میں رکھے جائیں۔ جماعتوں کے اندر پھیلائے جائیں۔ خود ان کے پاس یادگار کے طور پر بھیجے جائیں۔ تا وہ اپنی زندگی میں بطور یادگار اپنے پاس رکھیں۔ اور اپنے بعد اپنی نسلوں کے لئے یادگار کے طور پر چھوڑ جائیں"

سابقون الاولون کی یہ فہرست بن رہی ہے۔ لیکن ہر سابقون الاولون کا مجاہد اپنے حساب کا محاسبہ کرے کہ آیا وہ پورے انیس سال میں اشاعت اسلام میں مدد دے چکا ہے۔ اگر اس کا کوئی سال خالی ہو یا بقایا ہو۔ تو اب وہ ادا کرے۔ تا اس کا نام فہرست سے نکل نہ جائے۔ کیونکہ اس فہرست میں صرف ان کا نام آسکے گا جن کے پورے انیس سال ادا ہوں گے۔

تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دور اول میں جس کا کچھ بھی بقایا ہے وہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء تک بقایا وغیرہ صاف کر لیں۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا۔ اور آپ جلسہ سالانہ میں سن چکے ہیں۔

درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ضروری ہدایت

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس کے متعلق پہلے سے ہدایت موجود ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے اپنے ہاں اسے جاری کریں یہ بات تجربہ میں آچکی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ اور درس ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ پس جماعتوں کو اس درس سے لاپرواہی نہیں کرنی چاہیئے۔ نظارت ہذا کے رپورٹ فارم میں ایک سوال درس کے متعلق بھی ہے۔ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو چاہیئے۔ کہ رپورٹ دیتے وقت اس درس کے متعلق بھی ضرور نوٹ دیا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ فرمائیں

جن مجالس خدام الاحمدیہ نے ابھی تک نئے سال کے لئے قیادت اور زعامتوں کا انتخاب نہیں کرایا۔ وہ براہ مہربانی فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ مجلس کا نیا سال ۴ فروری سے شروع ہو رہا ہے۔ اس سے قبل تمام انتخابات مکمل ہو جانے ضروری ہیں۔ پس ایسی تمام مجالس فوری توجہ کر کے انتخابات کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ولادت

بندہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام صبغۃ اللہ رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ خاکسار رحیم بخش سندرگاہ ضلع لائل پور

محبت الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

(۱)

(از مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پراونشل امیر صوبہ پنجاب)

ذیل میں وہ تقریر درج کی جا رہی ہے۔ جو مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۳ء میں فرمائی:۔

محبت الٰہی کے مضمون پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ کسی موضوع پر بھی حضورؑ تحریر فرما رہے ہوں۔ پھر پھرا کر اسی مرکزی نقطہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور اس وقت حضورؑ کی تحریر میں اس قسم کی روانی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ خوبصورت سے خوبصورت فقرے نکلے چلے آتے ہیں۔ جو درحقیقت حضورؑ کے دل کا آئینہ ہوتے ہیں۔ اور پڑھنے والے پر ایک وجد کی کیفیت طاری کر دیتے ہیں۔ حضورؑ کی ۸۰ (اسی) کے قریب کتابیں ہیں۔ جن میں سے بیس کے قریب عربی زبان میں ہیں۔ اگر ان کا نچوڑ نکالا جائے۔ تو وہ محبت الٰہی ہے۔ حضورؑ اپنے متعلق فرماتے ہیں:۔ ”جو مجھے دیا گیا ہے۔ وہ محبت کے ملک کی بادشاہت ہے۔ اور معارف الٰہی کے خزانے ہیں۔ جن کو بفضلہ تعالیٰ اس قدر دوں گا۔ کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے۔“ (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۸۵۶)

خدا تعالیٰ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق

اس محبت کے ملک کی بادشاہت کا ایک حد تک اندازہ تو ان لوگوں نے لگایا۔ جن کو حضورؑ کی مبارک صحبت نصیب ہوئی۔ اور کسی قدر اندازہ ان کتابوں سے لگ سکتا ہے۔ جو حضورؑ نے ہمارے لئے چھوڑی ہیں۔ گو یہ حقیقت کے مقابل میں بہت ہی کم ہے۔

حضور ایک مقام پر فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے۔ اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے۔ کہ وہ چیز جو اس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی۔ وہ قلب سلیم تھا۔ یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزوجل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ میں کسی زمانہ میں جوان تھا۔ اور اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزوجل کے کسی سے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔ گویا روحی مولوی صاحب نے میرے لئے ہی یہ دو شعر بنائے تھے۔ ؎

من ز ہر جمعیتے نالاں شدم
جفتِ خوشحالاں و بدحالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من
واز درون من نجست اسرار من

اگرچہ خدا نے کسی چیز میں میرے ساتھ کمی نہیں رکھی۔ اور اس درجہ تک ہر ایک نعمت اور راحت مجھے عطا کی کہ میرے دل اور زبان کو یہ طاقت ہرگز نہیں کہ میں اس کا شکر یہ ادا کر سکوں۔ تاہم میری فطرت کو اس نے ایسا بنایا ہے۔ کہ میں دنیا کی فانی چیزوں سے ہمیشہ دل برداشتہ رہا ہوں۔ اور اس زمانہ میں بھی جبکہ میں اس دنیا میں ایک نیا مسافر تھا۔ اور میرے بالغ ہونے کے ایام ابھی تھوڑے تھے۔ میں اس تپش محبت سے خالی نہیں تھا۔ جو خدائے عزوجل سے ہونی چاہیئے۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۷)

ایک اور جگہ اپنی حالت حضورؑ مثال کے طور پر فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ یقیناً میری مثال ایک ایسے شخص کی مثال ہے۔ جس نے محبت کو ہر چیز پر چن لیا ہو۔ اور خدا کی طرف پورا جھک گیا ہو۔ اور قرب کے میدانوں میں سبقت کرتا ہو۔ اور اس کے ملنے کے لئے وطن سے دوری اختیار کی ہو۔ اور وطن کی مٹی کو اور ہم عمروں کی صحبت کو چھوڑا ہو۔ اور اپنے محبوب کے شہر کا قصد کیا ہو۔ اور چلا ہو اور اسکی محبت کے لئے گھر اور چاندی اور سونے کو چھوڑا ہو۔ اور اپنے محبوب کے لئے اپنے نفس کو ترک کیا ہو۔ یہاں تک کہ فانیوں کی طرح ہو گیا ہو۔ اور خدا کی عزت اور جلال کی قسم کہ میں نے اپنے رب کے چہرے کو ہر چہرے پر ترجیح دی۔ اور اس کے دروازے کو تمام دروازوں پر چن لیا۔ اور اسکی رضا کو سب رضاؤں پر اختیار کیا۔ اور اسکی عزت کی قسم کہ وہ میرے ساتھ ہے ہر وقت میں اس کے ساتھ ہوں۔ تمام وقتوں میں میں نے دین کی دولت کو پسند کر لیا۔ اور وہ میرے لئے کافی ہے۔ اور اگرچہ میری تجہیز و تکفین کے لئے بھی کوئی حبہ نہ ہو۔ اور میں باوجود مفلس کے منعم ہوں۔ اور نفس اور باقی چیزوں سے فارغ ہوں۔ اور میرے رب نے مجھے انتہائی محبت دی ہے۔ اور میرے دل میں یہ محبت رچ گئی ہے۔ اور میں اس کے نزدیک ایسا درجہ رکھتا ہوں۔ کہ اس کو دنیا میں کوئی نہیں جانتا۔“ تحفہ بغداد صفحہ ۱۵

میں نے یہاں بعض عربی عبارتوں کو لیا ہے۔ اردو عبارتیں تو دوستوں کے سامنے آتی رہتی ہیں۔ لیکن عربی کی کتابوں کو اس کثرت سے دیکھنے والے نہیں ہوتے۔ اس لئے میں نے ان میں سے اقتباسات لینے مناسب سمجھے ہیں ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ ”اس نے اپنی نعمتیں مجھ پر کامل کیں۔ اور اپنے فضل پورے کئے۔ اور میرا نام اپنے فضل اور رحمت سے مسیح ابن مریم رکھا۔ اور مجھ میں اور اس میں فطرت کی ایسی مشابہت رکھی جیسا کہ ایک ہی مادہ سے دو جوہر ہوتے ہیں۔ اور اس نے مجھے پاکیزہ اور صاف علوم دیئے۔ اور خالص اور اعلیٰ درجہ کے معارف دیئے۔ اور مجھے وہ کچھ سکھایا۔ جو اس زمانہ میں اور کسی کو نہ سکھایا۔ اور میرے دل میں ایسی چیز ڈالی۔ جس کا احاطہ علم نہیں کر سکتا۔ اور مجھے وہ نور دیا۔ جس کو اور کسی نے نہ چھوا۔ اور مجھے انعام والوں میں سے بنایا۔ اور اس کی عظیم الشان نعمتوں سے یہ ہے۔ کہ اس نے مجھے وہ اسرار دیئے۔ جو اولیاء پر منکشف ہوتے ہیں۔ اور وہ روح دی جو صرف اہل اصطفاء میں پھونکی جاتی ہے۔ اور مجھے وہ کلمات عطا کئے۔ جو دوستوں کو دیئے جاتے ہیں۔ اس نے مجھے صاف کیا اور پاک کیا۔ اور میرے سینے کو کھولا۔ اور میرے چاند کو پورا کیا۔ اور مجھے ان باتوں کی خبر دی۔ جو اس کے ارادہ ازلی میں تھیں۔ اور اس نے مجھے اپنی محبت کے رنگ سے رنگین کیا۔ اور اپنی فرمانبرداری کی راہیں سکھائیں۔ اور مجھے مجوبوں میں سے نکال دیا۔ اور اس کی نعمتوں میں سے یہ ہے۔ کہ اس نے مجھے نیکیوں کی توفیق دی۔ اور نیک اور پاک کاموں کی طرف ہدایت کی اور میرے دل کے لطائف کو جاری اور خوب جاری کیا۔ اور اس کے چشموں اور پانی کو پاک کیا۔ اور اس کے نور اور صفائی کو پورا کیا۔ اور اسکی نالیاں اور صحن کو پاکیزہ کیا۔ اور اس نے میری زمین کو ایک اور زمین کے ساتھ بدل دیا۔ اور مجھے مطہرین میں سے بنایا۔ اور اسکی نعمتوں سے یہ ہے۔ کہ اس نے مجھے اپنے چہرے کی محبت دی۔ اور کمال درجہ کی محبت دی۔ اور اکمل اور اتم صدق دیا۔ میں نے اس سے سوال کیا تھا۔ کہ وہ مجھے ایسی محبت دے۔ کہ میرے بعد اس سے زیادہ کسی کو نہ مل سکے۔ پس مجھے اس سے معلوم ہوا ہے کہ اس نے میری دعا کو قبول کر لیا ہے۔ اور میری مراد مجھے دی ہے۔ اور اپنے فضل اور رحم کے ساتھ میرا احاطہ کیا ہے۔ پس تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ جو سب محسنوں سے زیادہ احسان کرنے والا ہے۔ سب تعریف اسی کے لئے ہے۔ جس نے میرا غم دور کیا۔ اور مجھے وہ کچھ دیا۔ جو کسی اور کو اس جہان میں نہ دیا گیا۔ اور میں نے یہ اپنی طرف سے نہیں کہا۔ بلکہ وہی کہا ہے۔ جو میرے رب نے آسمانوں پر کہا اور میری یہ طاقت نہ تھی۔ کہ میں تکبر کرتا۔ اور اپنے نفس کو بڑا بناتا۔ اللہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ حضرت عزت کی طرف سے الہام ہے۔“ (انجام آتھم صفحہ ۷۵ تا ۷۸)

محبت الٰہی کے حصول کے لئے دعا

حضور کی اس عبارت میں جس دعا کا ذکر ہے۔ وہ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵، ۶ پر حسب ذیل الفاظ میں مرقوم ہے:۔

ربّ کن بفضلک قوتی و نور بصری ومصافی قلبی وقبلة حیاتی ومماتی واشغفنی محبّۃ واتنی حبّاً لا یزید علیہ احد من بعدی رب فتقبل دعوتی واعطنی منیتی وصافنی وعافنی واجذبنی و قدنی وایّدنی ووفقنی وزکنی ونوّرنی واجعلنی جمیعاً لک وکن لی جمیعاً۔ ربّ تعال الیّ من کلّ باب۔ وخلّصنی من کل حجاب واسقنی من کلّ شراب واعنّی فی ھیجاء النفس وجذباتھا واحفظنی من مھالک البین وظلماتھا۔ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واعصمنی من سیاتھا واجعل الیک رفعی وصعودی وادخل فی کل ذرۃ من ذرات وجودی۔ واجعلنی من الذین لھم مسیح فی بحارک ومسرح فی ریاض انوارک ورضاء تحت مجاری اقدارک وباعد بینی وبین اغیارک۔ ربّ بفضلک وبنور وجھک ارنی جمالک واسقنی زلالک و اخرجنی من کل انواع الحجاب والغبار ولا تجعلنی من الذین نکسوا فی الظلمات والاستتار وتناھوا عن البرکات والاشراقات والانوار وانقلبوا لعقل التاقص وجدھم الناکص من دار النعیم الی دار البوار وارزقنی محاض الطاعۃ لوجھک وسجود الدوام فی حضرتک واعطنی ھمّۃ نحل فیھا عین عنایتک واعطنی شیئاً لا تعطیہ الا لوحید من المقبولین۔ وانزل علیّ رحمۃ لا تنزلھا الا علیٰ فرید من المحبوبین۔ رب احی الاسلام بجھدی وھمتی ودعائی و کلامی واعد بی سحنتہ و حبرہ وسبرہ ومزّق کل معاند وکبرہ رب ارنی کیف تحی الموتیٰ ارنی وجوھا ذوی الشمائل الایمانیۃ ونفوساً ذوی الحکمۃ الیمانیۃ وعیونا باکیۃ من خوفک وقلوباً مقشعرۃ عند ذکرک واصلا تقیا یرجع الی الحق والصواب ویتفیاء ظلال المجاذیب والاقطاب۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵، ۶)

ترجمہ:۔ ”اے میرے رب تو ہو جا اپنے فضل سے میری قوت اور میری آنکھوں کا نور۔ اور جو کچھ کہ میرے دل میں ہے۔ اور

میری زندگی اور موت کا قبلہ اور مجھے محبت میں محو کر دے۔ اور ایسی محبت دے۔ کہ میرے بعد کوئی اس میں بڑھ نہ سکے۔ اے میرے رب میری دعا کو قبول کر اور میری مراد دے۔ اور مجھے صاف کر۔ اور عافیت میں لے آ۔ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے۔ اور مجھے خود چلا۔ اور میری تائید کر۔ اور مطابقت فرما۔ اور مجھے پاک کر اور منوّر کر اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور خود بھی سب میرا ہو جا۔ اے میرے رب میری طرف ہر دروازہ سے آ۔ اور مجھے ہر حجاب سے خلاصی بخش۔ اور ہر ایک شراب مجھے پلا۔ اور نفس کے ہیجان اور اس کے جذبات کے وقت میرے لئے کافی ہو جا۔ اور مجھے جدائی کے خطرات اور اسکی ظلمتوں سے محفوظ رکھ۔ اور مجھے لمحہ بھر بھی نفس کی طرف جھکنے نہ دے۔ اور مجھے اس کی بدلیوں سے بچا۔ اور مجھے اپنی طرف بلند کر۔ اور میرے وجود کے ہر ایک ذرہ میں داخل ہو جا اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا۔ جو تیرے سمندروں میں تیرتے ہیں۔ اور تیرے انوار کے باغوں میں ان کی چراگاہیں ہیں۔ اور تیری قضا اور قدر سے راضی ہیں۔ اور میرے اور اپنے غیر کے درمیان دُوری ڈال دے۔ اے میرے رب تجھے تیرے فضل اور چہرے کے نور کی قسم کہ مجھے اپنا جمال دکھا۔ اور اپنا شفاف پانی پلا۔ اور مجھے ہر قسم کے حجاب اور غبار سے نکال لے۔ اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا۔ جو ظلمت میں اوندھے گرے گئے۔ اور برکتوں اور روشنیوں اور نوروں سے دُور ہو گئے۔ اور عقل ناقص کے ساتھ لوٹ گئے۔ اور مجھے اپنے چہرے کی خالص اطاعت اور اپنے حضور میں دائمی سجدہ عنایت فرما۔ اور مجھے ایسی ہمت دے۔ جس میں تیری عنایت کا چشمہ بہہ رہا ہو۔ اور مجھے ایسی چیز دے۔ جو تو اپنے مقبولوں میں سے صرف ایک کو دیتا ہے۔ اور مجھ پر ایسی رحمت نازل فرما۔ جو تو اپنے محبوبوں میں سے صرف ایک پر نازل کرتا ہے۔ اے میرے رب تو میری کوشش اور ہمت اور دعا اور کلام سے اسلام کو زندہ کر۔ اور میرے ذریعہ اسکی خوبصورتی کو ظاہر فرما۔ اور ہر ایک دشمنی اور اس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اے میرے رب تو مجھے دکھا۔ کہ تو کس طرح مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ مجھے ایسے منہ دکھا۔ جو ایمانی شمائل رکھنے والے ہوں۔ اور ایسے لوگ جو حکمت یمانی رکھنے والے ہوں۔ اور ایسی آنکھیں جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں۔ اور ایسے دل جو تیرے ذکر کے وقت کانپ جانے والے ہوں۔ اور ایسی خالص فطرت رکھنے والے جو حق اور صواب کی طرف لوٹنے والی ہو۔ اور مجذوبوں اور قطبوں کے سائے کے پیچھے چلنے والی ہو۔"

یہ صرف چند عبارتیں ہیں۔ جو یہاں نقل کی گئی ہیں۔ ورنہ اس قسم کی بیسیوں اور عبارتیں ہیں۔

لفظ محبت کے معنی

محبت کے لفظ کے معنی بھی حضور نے فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

"محبت ایک عربی لفظ ہے۔ اور اس کے معنی پُر ہو جانا ہے۔ چنانچہ عرب میں یہ مثل مشہور ہے تحبب الحمار یعنی جب عربوں کو یہ کہنا منظور ہوتا ہے۔ کہ گدھے کا پیٹ پانی سے بھر گیا۔ تو کہتے ہیں۔ تحبب الحمار۔ اور جب یہ کہنا منظور ہوتا ہے۔ کہ اونٹ نے اتنا پانی پیا۔ کہ وہ پانی سے پُر ہو گیا۔ تو کہتے ہیں شربت الابل حتی تحبب اور حبّ جو دانہ کو کہتے ہیں۔ وہ بھی اسی سے نکلا ہے۔ جس سے یہ مطلب ہے۔ کہ وہ پہلے دانہ کی تمام کیفیت سے بھر گیا۔ اور اسی بنا پر احباب سونے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ جو دوسرے سے بھر جائیگا۔ وہ اپنے وجود کو کھو دے گا۔ گویا سو جائے گا۔ اور اپنے وجود کی کچھ حس اسے باقی نہیں رہے گی۔"

(نور القرآن صفحہ ۳)

احباب کے مطابق حضورؑ علامات المقربین میں اولیاء اللہ کے متعلق فرماتے بھی ہیں۔ تحسبهم ایقاظًا وهم رقود فی المهد الوصال

(علامات المقربین صفحہ ۲۸)

کہ تو ان کو جاگتا ہوا خیال کرتا ہے۔ حالانکہ وہ وصال کے بستر میں سوئے رہتے ہیں۔ اس میں گویا کمال انقطاع من الغیر کا مفہوم ہے۔

محبت کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔ کہ یہ انسانی قوتوں میں سے ایک قوت ہے۔ جو ہر انسان میں رکھی گئی ہے۔ کسی میں زیادہ اور کسی میں کم۔ لیکن جیسا کہ آگے آئے گا۔ چونکہ نجات انسانی اس محبت پر موقوف ہے۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس لئے یہ قوت رکھی ہر انسان میں گئی ہے۔ اور وہ باقی قوتوں کی طرح اس کو ترقی دے سکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اب جاننا چاہیئے کہ محبت کوئی تصنّع یا تکلیف کا کام نہیں۔ بلکہ انسانی قوتوں میں سے یہ بھی ایک قوت ہے۔ کہ اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ دل کا ایک چیز کو پسند کر کے اس کی طرف کھینچا جانا اور جیسا کہ ہر ایک چیز کے اصل خواص اس کے کمال کے وقت بدیہی طور پر محسوس ہوتے ہیں۔ یہی محبت کا حال ہے۔ کہ اس کے جوہر بھی اس وقت کھلے کھلے ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ جب اتم اور اکمل درجہ پر پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اشربوا فی قلوبهم العجل۔ انہوں نے گوسالہ سے ایسی محبت کی۔ کہ گویا ان کو گوسالہ شربت کی طرح پلا دیا گیا۔ درحقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے۔ تو گویا اسے پی لیتا ہے۔ یا کھا لیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا روپ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے۔ وہ ظلی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اس نور کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے۔ اور شیطان سے محبت کرنے والا وہ تاریکی حاصل کر لیتا ہے۔ جو شیطان میں ہے۔"

(نور القرآن صفحہ ۳۶)

محبت انسانی قوتوں کا اصل مقصود ہے

حضور اسے انسانی قوتوں میں سے ایک قوت ہی نہیں فرماتے۔ بلکہ انسان کی قوتوں کا اصل مقصود قرار دیتے ہیں۔

"اب ہم مختصر طور پر صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انسان کو جو کہ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں۔ یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں۔ اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بغیر خدا کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر۔ بڑا عہدہ پا کر۔ بڑا تاجر بن کر بڑی بادشاہی تک پہنچ کر۔ بڑا فلاسفر کہلوا کر آخر دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے۔ ..... جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں۔ کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے۔ تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کے اعلیٰ اور برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے۔ کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو۔ کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ یہ محبت کا خلق اللہ تعالیٰ نے انسان میں اپنے لئے پیدا کیا ہے۔

ترجمہ:- "پھر ہمارا یہ زمانہ آیا۔ پس نہ پوچھ کہ ہم نے اس میں کیا دیکھا۔ خدا کی قسم۔ اس زمانہ میں نافرمانی اور بے حیائی شرک اور عدوان کا دائرہ پورا ہو گیا۔ اور لوگوں نے صغیرہ اور کبیرہ کوئی گناہ نہ چھوڑا۔ پس کس طرح انہوں نے آگوں پر صبر کر لیا۔ اور انہوں نے اللہ کے حق اس کے غیر کو دیئے۔ اور حد سے بڑھنے کے طریق کو اختیار کیا۔ اور کوئی قوت اور کوئی خلق نہ رہا۔ جو انہوں نے اللہ جزا و سزا دینے والے کے سوا دوسروں کو نہ دیدیئے۔ مثلاً محبت ایک شریف جوہر اور خلق اعظم انسان میں ہے۔ اور اللہ نے اس کو انسان میں اس لئے رکھا ہے۔ کہ تا وہ اپنے نفس کو اپنے رب منان کے جمال کی تصویر میں فنا کر دے اور اپنی روح اور دل سے اسی کا ہو جائے۔ اسکی محبت کے راستوں میں بڑھتا جائے۔ اور اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ اور اس کا وجود عشق اور سخت جذبہ کی آگ میں پگھل جائے۔

لیکن ان اندھوں نے اس بزرگ اور شریف خوبی کو غیر محل میں خرچ کر دیا۔ اور ایمان کے گوہر کو ضائع کر دیا۔ اور اللہ کی محبت کو نفس کی خواہشات کی جگہ لگا دیا۔ جبکہ وہ سخت جوش اور ہیجان کی حالت میں ہوتی ہے۔ اور انہوں نے اللہ اور اسکی محبت کو بھلا دیا۔ اور نوجوان لڑکوں کی جن کی ابھی داڑھی نہیں آئی ہوتی اور عورتوں میں پھنس گئے۔ اور حضرت حق سے غائب ہو گئے۔ اور اس کے حسن کو فراموش کر دیا۔ پس افسوس ہے ان اندھوں کے لئے۔" (لجۃ النور صفحہ ۵۳ دلم ۵)

آریوں کو جواب دیتے ہوئے انسانی روحوں کو خدا کی پیدا کردہ ثابت کرنے کے لئے حضور فرماتے ہیں:-

"پھر اگر انسانی روحیں خدا کے ہاتھ سے نہیں نکلیں۔ اور اسی کی پیدا کردہ نہیں۔ تو خدا کی محبت کا نمک کس نے ان کی فطرت پر چھڑک دیا ہے۔ اور کیوں انسان جب اس کی آنکھ کھلتی ہے۔ اور پردۂ غفلت دُور ہوتا ہے۔ تو دل اس کا خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور محبت الٰہی کا دریا اس کے صحنِ سینہ میں بہنے لگتا ہے۔ آخر ان روحوں کا خدا سے کوئی رشتہ تو ہوتا ہے۔ جو ان کو محبت الٰہی میں دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے۔ وہ خدا کی محبت میں ایسے کھوئے جاتے ہیں۔ کہ تمام چیزیں اس کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ عجیب تعلق ہے۔ ایسا تعلق نہ ماں کا ہوتا ہے۔ نہ باپ کا۔ پس اگر بقول آریوں کے روحیں خود بخود ہیں۔ تو یہ تعلق کیوں پیدا ہو گیا۔ اور کس نے یہ محبت اور عشق کی قوتیں خدا تعالیٰ کے ساتھ روحوں میں رکھ دیں۔ یہ مقام سوچنے کا مقام ہے۔ اور یہی مقام ایک سچی معرفت کی کنجی ہے۔" (باقی آئندہ)

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۵۸، ۱۵۹)

ملک غلام حسین صاحب کی وفات

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے نیروبی سے بذریعہ تار اطلاع فرمایا ہے۔ کہ مکرم ملک غلام حسین صاحب مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۶ ؍ جنوری ۱۹۵۳ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جناب ملک صاحب کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں و صدقہ وغیرہ

(از مورخہ ۹/۷ تا مورخہ ۵۶/۱/۶)

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

ذیل میں چندہ امداد درویشاں کی تازہ فہرست درج کر کے شائع کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لے کر ثواب کمایا ہے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ افسوس ہے کہ یہ فہرست ایک لمبے وقفہ کے بعد شائع کی جا رہی ہے۔ کیونکہ درمیانی عرصہ میں قافلہ اور جلسہ سالانہ کی وجہ سے فرصت نہیں ملی۔ نقد رقوم کے علاوہ بعض احباب کی طرف سے کچھ پارچات بھی موصول ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مخیر اور نیک دل اصحاب کو اپنے فضل و رحمت اور بخشش سے وافر حصہ عطا فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۶/۱/۶)

(۱) خدا بخش صاحب معرفت خواجہ اینڈ کو۔ سرگودھا — صدقہ عام — ۵-۰-۰

(۲) ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب۔ مظفر گڑھ — صدقہ عام — ۲۰-۰-۰

(۳) مبشر احمد صاحب چوہدری چھمبر براستہ ٹنڈو الہ یار سندھ — امداد درویشاں — ۱۰-۰-۰

(۴) شیخ عبد المجید صاحب ربوہ — 〃 — ۲-۰-۰

(۵) چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ — 〃 — ۲-۰-۰

(۶) ماسٹر قطب الدین صاحب جہڑانوالہ — 〃 — ۱-۰-۰

(۷) حکیم عبد العزیز صاحب لاہور — 〃 — ۵-۰-۰

(۸) فضل کریم صاحب پوریوالہ۔ ملتان — 〃 — ۵-۰-۰

(۹) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد الحق صاحب کوئٹہ و حاجی نور محمد صاحب مرحوم والد ڈاکٹر عبد الحق صاحب مرحوم کوئٹہ امداد درویشاں — ایک پارچہ چادر عید برائے اہل و عیال درویشاں و — ۱۰-۰-۰

(۱۰) حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ منجانب امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد اسلام صاحب ۵-۰-۰ روپے و والدہ چوہدری محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ سب جج کوئٹہ ۵/- روپے = امداد درویشاں — ۱۰/-

(۱۱) مولوی محمد احمد صاحب جلیل ناظم دار القضاء ربوہ — امداد درویشاں — ۱-۰-۰

(۱۲) خواجہ ظہور الدین صاحب ۹ ڈیلوون روڈ لاہور — 〃 — ۲-۰-۰

(۱۳) ڈاکٹر عبد العزیز صاحب سول ہسپتال دادو سندھ — صدقہ برائے درویشاں — ۱۵-۰-۰

(۱۴) چوہدری مدد علی صاحب ٹونیشیا لائن۔ کراچی — 〃 — ۲۵-۰-۰

(۱۵) مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی میانی ضلع شاہ پور — صدقہ عام — ۵-۰-۰

(۱۶) حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ پیر بشیر الدین صاحب بی اے بی ٹی۔ گوندل گجرات — صدقہ برائے درویشاں — ۹-۰-۰

(۱۷) اہلیہ صاحبہ سید ارتضیٰ علی صاحب ۱۲ کلفٹن روڈ۔ کراچی — امداد درویشاں — ۵-۰-۰

(۱۸) زینب حسن صاحبہ اہلیہ شیخ محمود الحسن صاحب سی۔ ایس پی چٹاگانگ — صدقہ برائے درویشاں — ۳۰-۰-۰

(۱۹) ولایت بیگم صاحبہ زوجہ ملک معراج الدین صاحب آف لجنہ اماء اللہ لاہور = امداد درویشاں — ۱۰-۰-۰

(۲۰) احمد حسین صاحب باجوہ ایس ڈی او۔ این ڈبلیو آر۔ لاہور چھاؤنی = صدقہ برائے درویشاں قادیان — ۲۵/-

(۲۱) عبد القدیر صاحب ربوہ — امداد درویشاں — ۲-۰-۰

(۲۲) سید مسعود احمد صاحب حیدر آبادی۔ احمد نگر — 〃 — ۴-۰-۰

(۲۳) چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ربوہ — صدقہ برائے درویشاں — ۴-۰-۰

(۲۴) کریم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ چک ۳۲/۱ براستہ چک ۳ لائلپور — امداد درویشاں — ۵-۰-۰

(۲۵) صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد محسن شاہ صاحب نصرت آباد سندھ = امداد درویشاں — ۵-۰-۰

(۲۶) چوہدری عبد المبشر احمد صاحب ٹنڈو الہ یار سندھ — صدقہ درویشاں — ۴۰-۰-۰

(۲۷) سلطان علی صاحب بھاگو وال ملتان — نذرانہ حضرت صاحب جو بعد میں گم گیا — ۲-۰-۰

(۲۸) مخدوم نذیر احمد صاحب میانی شاہ پور — امداد درویشاں — ۳-۰-۰

(۲۹) شیخ محمد خان صاحب۔ تونگا اسٹیٹ سندھ — امداد درویشاں — ۵-۰-۰

(۳۰) سلیم احمد صاحب عباسی۔ اوورسیر کینال بنگلہ نہر ضلع شیخوپورہ — 〃 — ۵-۰-۰

(۳۱) چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے ظفر آباد اسٹیٹ سندھ — 〃 — ۱۰-۰-۰

(۳۲) محمد امین صاحب پٹواری مال ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ لائلپور — 〃 — ۱-۰-۰

(۳۳) از طرف بھائی نور احمد صاحب نمبردار چک ۹۲ لائلپور — 〃 — ۱-۰-۰

(۳۴) 〃 سردار اختر بیگم صاحبہ ہمشیرہ خود — 〃 — ۱-۰-۰

(۳۵) 〃 والدین خود — 〃 — ۱-۰-۰

(۳۶) 〃 بیگمان خود و بیٹی و بھائی نور احمد صاحب — 〃 — ۱-۰-۰

(۳۷) بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی — 〃 — ۱۰۰-۰-۰

(۳۸) ملک عمر علی صاحب سکندر آباد ملتان — با تفاصیل ملک صاحب کو جلد تفصیل بھجوائی جائیگی — ۱۰۰/-/-

(۳۹) چوہدری مبشر احمد صاحب چھمبر سندھ — صدقہ درویشاں — ۵-۰-۰

(۴۰) فتح محمد خان صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ — نذرانہ — ۵-۰-۰

(۴۱) حاجی ارشد گیتی صاحب بذریعہ قریشی فیروز محی الدین صاحب مبلغ سنگاپور = امداد درویشاں — ۲۱-۰-۰

(۴۲) غلام رسول صاحب معرفت ماسٹر محمد شفیع صاحب مدرس چک ۲۶ چھینانوالی شیخوپورہ — 〃 — ۱۲-۰-۰

(۴۳) لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ ربوہ — 〃 — ۳۰-۰-۰

(۴۴) خواجہ محمد عبد الغنی صاحب سپرنٹنڈنٹ جی۔ ایچ۔ کیو راولپنڈی = صدقہ برائے درویشاں — ۲۵-۰-۰

(۴۵) شمس الدین صاحب ہیڈ کلرک۔ کرم ایجنسی۔ پاڑہ چنار — صدقہ عقیقہ برائے درویشان — ۱۰-۰-۰

(۴۶) چوہدری بشیر احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ — صدقہ برائے درویشاں — ۱۰-۰-۰

(۴۷) ابو الفضل محمود صاحب کراچی — امداد درویشاں — ۲-۰-۰

(۴۸) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی۔ ربوہ — 〃 — ۱۳-۰-۰

(۴۹) مولوی محمد احمد صاحب واقف زندگی۔ ربوہ — 〃 — ۱-۰-۰

(۵۰) حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب منجانب سید عبد الغنی صاحب مٹھہ ٹوانہ سرگودھا — 〃 — ۶-۰-۰

(۵۱) مستری محمد ابراہیم صاحب ربوہ — 〃 — ۲-۰-۰

(۵۲) خواجہ محمد شریف صاحب دوکاندار۔ ربوہ — 〃 — ۲-۸-۰

(۵۳) عطیہ بیگم صاحبہ چک ۲۴۴ ج ب لائلپور بذریعہ حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب — 〃 — ۲-۰-۰

(۵۴) طاہرہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب — صدقہ برائے درویشاں — ۵-۰-۰

(۵۵) چوہدری حسین خان صاحب بذریعہ چوہدری مبشر احمد صاحب چھمبر سندھ = صدقہ عام — ۵-۰-۰

(۵۶) سیدہ حمیدہ خاتون صاحبہ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی — 〃 — ۱۵-۰-۰

(۵۷) چوہدری مبشر احمد صاحب چھمبر سندھ — 〃 — ۵-۰-۰

(۵۸) شریف احمد صاحب دوکاندار کرونڈی سندھ — امداد درویشاں — ۱۰-۰-۰

(۵۹) چوہدری محمد عبید اللہ صاحب ڈرافٹسمین کلائیڈ ہاؤس کوئٹہ — صدقہ برائے درویشاں — ۲۰-۰-۰

(۶۰) چوہدری مبشر احمد صاحب چھمبر سندھ — 〃 — ۶-۰-۰

(۶۱) اہلیہ حکیم عبد العزیز صاحب بذریعہ عبد الکریم خان صاحب۔ لاہور — 〃 — ۴-۶-۰

(۶۲) نصرت بی بی صاحبہ۔ اہلیہ حکیم عبد الستار صاحب بذریعہ مولوی نور محمد صاحب۔ اوورسیر علی پور گیلواں — امداد درویشاں — ۱۵-۰-۰

(۶۳) ایک غیر احمدی لیڈی ڈاکٹر صاحبہ بذریعہ حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ — صدقہ عام — ۹-۰-۰

(۶۴) غلام نبی صاحب سوال باقی نویس۔ بہاول نگر۔ بہاول پور — صدقہ برائے درویشاں — ۵-۰-۰

(۶۵) محمد امین صاحب فرید کوٹی حال کرشن نگر۔ لاہور — 〃 — ۲-۰-۰

(۶۶) اہلیہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم۔ لاہور — صدقہ برائے درویشاں — ۱۰-۰-۰

(۶۷) اہلیہ چوہدری عطاء اللہ صاحب ربوہ — امداد درویشاں — ۵-۰-۰

(۶۸) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ — صدقہ عام — ۲۰-۰-۰

(۶۹) لجنہ اماء اللہ حلقہ محمد نگر لاہور — امداد درویشاں — ۱۱-۰-۰

(۷۰) مختار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اکبر علی صاحب پٹواری۔ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ — امداد درویشاں — ۵-۰-۰

(۷۱) چوہدری عبد الحق صاحب ڈاور ضلع جھنگ — 〃 — ۳-۰-۰

(۷۲) رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد الحق صاحب ڈاور ضلع جھنگ — 〃 — ۲-۰-۰

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب چیفس کالج لاہور بہت دنوں سے بیمار ہیں۔ دم دل کے دورے سخت قسم کے پڑتے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (منور احمد کیپٹن گرینڈ کراچی)

(۲) خاکسار کا بھائی نذیر احمد آج کل بیمار ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز مذکور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (بشیر احمد کارکن دفتر المصلح کراچی)

بعض مدیران جرائد کے خیال میں

آفاق سے میر نور احمد کا تعلق ایک سکینڈل بن چکا تھا

تحقیقاتی عدالت میں مرکزی وزیر اطلاعات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا بیان

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال:۔ تحقیقاتی عدالت میں جو شہادت ہوئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ آپ نے اس واقعہ کا ذکر ارکان کابینہ سے کیا تھا۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب:۔ ہاں میں نے اس کا ذکر ارکان کابینہ سے کیا تھا۔ یہ بات کابینہ کے ایک اجلاس میں ہوئی۔

سوال:۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ نے ارکان کابینہ سے کہا ڈائرکٹر تعلقات عامہ پنجاب کی توضیح آپ کو مطمئن نہیں کر سکی کیا یہ بات درست ہے؟

جواب:۔ مجھے یہ کہنا یاد نہیں لیکن عین ممکن ہے کہ میں نے یہ بات کہی ہو کیونکہ جب ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے مجھے بتایا کہ ان کا ارادہ تحریک کے دھارے کو خاص حدود میں رکھنے (Canalising Course) کا ہے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ ان کا طرز عمل اس دھارے کو خاص حدود میں رکھنے والا نہیں اس لئے عین ممکن ہے میں نے کابینہ سے کہا ہو کہ ڈائرکٹر تعلقات عامہ کی یہ توضیح مجھے مطمئن کرنے سے قاصر رہی ہے کہ ان کے پیش نظر تحریک کے دھارے کو خاص حدود میں رکھنا اور خاص سمت میں لے جانا ہے۔

سوال:۔ کیا از راہ کرم آپ یہ یاد کرنے کی کوشش کریں گے کہ تقریباً ان ایام میں جب وزیر اعلیٰ پنجاب گورنر جنرل کے پاس قیام پذیر تھے تو انہوں نے موخر الذکر کی وساطت سے آپ سے درخواست کی کہ آپ انہیں محکمہ تعلقات عامہ کے لئے کوئی نیا ڈائرکٹر تلاش کرنے میں مدد دیں۔ کیونکہ انہیں میر نور احمد پر اطمینان نہیں تھا؟

جواب:۔ یہ درخواست ایک بار نہیں بارہا کی گئی لیکن جہاں تک میرا حافظہ کام کرتا ہے یہ جولائی ۱۹۵۲ء سے پہلے کی گئی تھی۔ بہرحال ان واقعات کے بعد مجھ سے یہ درخواست ہرگز نہیں کی گئی۔ اس سلسلے میں پہلے جو وجہ بیان کی گئی وہ فقط یہ تھی کہ میر نور احمد اچھا نہیں لکھ سکتے۔ حالانکہ وزیر اعلیٰ کو ایسا شخص درکار ہے۔ جو اچھا لکھنے کی قابلیت رکھتا ہو۔

سوال:۔ کیا آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے کہا تھا۔ "ڈان" میر نور احمد کے خلاف مہم چلا رہا ہے اس وقت اگر انہیں ہٹا دیا گیا۔ تو اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ ان کے خلاف "ڈان" کا مطالبہ مان لیا گیا ہے۔

جواب:۔ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ یہ کہ کونسل آف پاکستان ایڈیٹرز (سی۔ پی۔ ای) نے ایک قرارداد میں میر نور احمد کی برطرفی یا علیحدگی کا مطالبہ کیا ہے ان حالات میں میر نور احمد کو اس وقت برطرف کیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ سرکاری افسروں کو حکومت مدیران جرائد کی قراردادوں کی بنا پر برطرف کر دیتی ہے۔ ان

وزیر اعلیٰ کو کچھ دیر انتظار کرنا چاہیئے۔ میرا خیال ہے یہ بات جولائی میں مسٹر دولتانہ سے ملاقات سے کافی پہلے کی ہے۔

اس مرحلے پر عدالت نے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سے پوچھا کیا آپ کو کبھی اخبارات کے تراشوں کی کوئی ایسی مسل بھی دکھائی گئی۔ جس میں مختلف پرچوں میں شائع ہونے والے مقالات اس حد تک یکساں تھے کہ ان میں رموز و اوقاف تک کا بھی فرق نہ تھا۔ ڈاکٹر قریشی نے جواب دیا مجھے یہ تو یاد نہیں کہ میں نے ان مقالات کا موازنہ رموز و اوقاف پر غور کرنے کی حد تک کیا ہو۔ لیکن اس بارے میں میرے لئے یہ حقیقت کافی تھی کہ مقالات کا رجحان ایک ہی ہے اس بات کی وضاحت کے لئے یہ ضرورت نہیں تھی کہ کوئی مجھے دکھاتا کیونکہ میرا محکمہ وزارت ہونے کی وجہ سے مجھے اس سلسلے میں تمام تراشے باقاعدگی سے مہیا کیا کرتا تھا۔

ڈاکٹر قریشی نے کہا میرا خیال ہے کہ اخباری تراشوں کی کوئی مسل کسی نے مجھے دکھائی تھی۔ تاہم ان مقالات کے رجحان کی یکسانی میں خود پہلے محسوس کر چکا تھا۔

اس کے بعد وکیل کی جرح کے جواب میں ڈاکٹر قریشی نے کہا۔ عین ممکن ہے کہ میں نے مارچ ۱۹۵۲ء میں مدیران جرائد کا کوئی جلسہ لاہور میں بلایا ہو

سوال: کیا وہ واقعہ جسے آپ نے جولائی ۱۹۵۲ء کی ملاقات سے منسوب کیا ہے دراصل مارچ کا تو نہیں؟ کیا وہ ختم نبوت کی بجائے حکومت سے اخبارات کے عدم تعاون سے واسطہ تو نہیں رکھتا تھا؟

جواب:۔ وہ حقیقت شاذ و نادر ہی ایسا ہوا ہے کہ لاہور میں کسی مدیر نے میر نور احمد کے رویہ کے خلاف مجھ سے شکایت نہ کی ہو۔ مجھے یاد تو نہیں کہ یہ مارچ کی بات ہے یا اس سے بھی پہلے کی۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ میر نور احمد اور "آفاق" کے باہمی تعلق کی مجھ سے کسی نے شکایت کی تھی بعض مدیران جرائد کے خیال میں یہ تعلق ایک سکینڈل بن گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے مجھ سے اس کا ذکر یقیناً کیا تھا۔ تاہم یہ بات جولائی ۱۹۵۲ء والی بعد کی ملاقات سے کوئی تعلق نہیں رکھتی

سوال:۔ کیا میر نور احمد اور مسٹر حمید نظامی کے تعلقات کشیدہ تھے؟

جواب:۔ مجھے یہ معلوم کرنے میں دیر نہیں لگی کہ ان کے روابط بہرحال دوستانہ نہیں۔

سوال:۔ کیا لاہور آنے پر کبھی آپ خواجہ نذیر احمد سے ملے؟

جواب:۔ ہاں میں ان سے کئی بار ملا۔

[illegible] نے بتایا ہے کہ احمدیوں کے خلاف

وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر "مزدور" سے ضمانت طلب کرنے کا حکم واپس لے لیا گیا

تحقیقاتی عدالت میں سابق ڈائرکٹر تعلقات عامہ میر نور احمد کا بیان

لاہور ۱۹ دسمبر فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں سابق ڈائرکٹر تعلقات عامہ پنجاب میر نور احمد نے بدھ کو جو بیان دیا۔ اس کا ابتدائی حصہ المصلح کی پرسوں کی اشاعت میں آ چکا ہے۔ باقی بیان درج ذیل ہے۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل کی جرح کے جواب میں میر نور احمد نے بدھ کے روز عدالت کو بتایا کہ "مزدور" میں قابل اعتراض مضامین پر میں نے اس کے خلاف کارروائی کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ ۲۹ دسمبر ۵۲ء کو میں نے تین ہزار روپیہ کی ضمانت اس اخبار کے ناشر سے اور اتنی ہی ضمانت اس کے پریس کے مالک سے طلب کرنے کی تجویز پیش کی۔ میر نور احمد نے کہا قانون کی رو سے زیادہ سے زیادہ اتنی ہی ضمانت طلب کی جا سکتی ہے۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ حکومت کا قطعی حکم کیا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ حکومت نے ان کی تجویز کو منظور کر لیا اور ۵ فروری ۵۳ء کو پارٹیوں کے نام ضمانت داخل کرنے کی ہدایت کا حکم دیا۔

عدالت کی طرف سے پوچھا گیا کہ کیا اس حکم کا نفاذ بھی ہوا انہوں نے اس کا جواب نفی میں دیا۔ انہوں نے کہا وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر یہ حکم واپس لے لیا گیا کیونکہ غالباً اخبار کے مالکوں کی طرف سے ایک وفد ان سے ملا تھا اور آئندہ کے لئے محتاط رہنے کی یقین دہانی کرائی تھی

سوال:۔ کیا احمدیوں کے خلاف تحریک کے متعلق کسی بنا پر آپ نے یہ اقدام تجویز کیا تھا؟

جواب:۔ جی مخصوص مضمون پر اخبار کے خلاف کارروائی تجویز کی گئی تھی وہ زیادہ تر حکومت کے خلاف تھا۔ لیکن میرے ذہن میں احمدیوں کے خلاف تحریک کے متعلق اخبار کا تمام ریکارڈ بھی تھا

... تحریک سے تعلق رکھنے والی مطبوعات کے بارے میں مرکزی حکومت کی پالیسی کیا تھی۔ کیا از راہ کرم آپ بتائیں گے کہ صوبائی وحدتوں کو کسی گشتی مراسلہ یا کسی اور طریقہ سے مرکز کی پالیسی کی اطلاع دی گئی تھی؟

جواب:۔ جہاں تک مجھے یاد ہے اس پالیسی کی اطلاع کسی ایسے مراسلہ کے ذریعے سے نہیں دی گئی لیکن حکومت پنجاب کے متعدد افسروں سے گفتگو کے دوران میں اس پالیسی سے میں نے انہیں یقیناً مطلع کیا تھا۔ اس وقت یہ مسئلہ درحقیقت پنجاب سے تعلق رکھتا تھا۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کہا میں نے حکومت پنجاب کے افسروں میں مسٹر دولتانہ کو شمار نہیں کیا لیکن مسٹر دولتانہ سے ۱۹ جولائی کو میری جو گفتگو ہوئی میں نے اس کے دوران میں اس حقیقت کا ذکر بھی کیا تھا

مولانا میکش نے گواہ پر جرح کے دوران میں پوچھا۔ آپ نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف سرگرمیوں کی بنا پر مولانا عبدالحامد بدایونی کو نظر بند کیا گیا تھا کیا آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ آخر میں حکومت نے ان سے معافی مانگی تھی اور انہیں رہا کر دیا گیا تھا؟ میر نور احمد نے بتایا کہ وہ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے انہوں نے کہا کہ حکومت اسے غیر قانونی امر نہیں سمجھتی تھی کہ کوئی مسلمان عوام میں اپنے نظریات کا اظہار کرتے ہوئے رسول اکرمؐ کو خاتم النبیین کہے۔

سوال:۔ کیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اگر حکومت ختم نبوت کے عقیدہ کے کھلے بندوں اظہار پر قانوناً پابندی عائد کر دے۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہو؟

جواب:۔ میرے خیال میں عام بغاوت ہو جائے گی۔

سوال:۔ آپ کا کیا خیال ہے اگر حکومت "ختم نبوت" کے نظریہ کی اشاعت پر پابندی عائد کر دے تو کیا کوئی حقیقی معنوں میں مسلمان حکومت کے ساتھ تعاون کرنا پسند کرے گا؟

جواب:۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان حالات میں حکومت کسی حقیقی مسلمان کا تعاون حاصل کر سکے گی۔

سوال:۔ ختم نبوت کی تحریک کے متعلق حکومت کے مخالف اخبارات کا کیا رویہ تھا؟

جواب:۔ "آزاد" اور "تسنیم" دو پرچوں نے آخری دم تک تحریک کی حمایت کی۔ "نوائے وقت" نے جولائی کی ایک دو اشاعتوں میں تحریک کے حق میں رائے کا اظہار کرنے کی کوشش کی تھی۔ ورنہ وہ زیادہ تر خاموش ہی رہا۔ جہاں تک "امروز" کا تعلق ہے اس نے ختم نبوت کے نظریہ کی جولائی کی ایک اشاعت میں حمایت کی تھی۔ لیکن وہ غیر آئینی طریقوں کے حق میں نہیں تھا۔ اور اس کے بعد خاموش رہا۔

سوال:۔ "الفضل" مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۲ء (دستاویز ڈی۔ای ۲۳۸) کو دیکھئے۔ کیا پولیس کی تجویز کے مطابق اس سلسلہ میں کوئی کارروائی ہوئی؟

جواب:۔ میں نے تجویز پیش کی تھی کہ پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت اخبار پر پابندی عائد کر دینی چاہیئے۔ اس تجویز پر عمل کیا گیا۔ اس کارروائی کی تجویز "آزاد" کے معاملہ کے ساتھ ہی پیش کی گئی تھی۔ یہ تجویز پارلیمنٹری سکرٹری اور چیف سکرٹری سے ہو کر وزیر اعلیٰ تک پہنچی۔ ۶ فروری کو وزیر اعلیٰ نے حکم دیا کہ میری تجویز کے مطابق پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت کارروائی کرنے کی بجائے پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے تحت کی جائے۔ ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء کو پرچہ پھر وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کیا گیا ہمیں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ کارروائی پبلک سیفٹی ایکٹ

(باقی صفحہ پر)

اگر امریکہ نے پاکستان کو فوجی امداد نہ دی تو ایشیا میں اسکی وقعت کم ہو جائیگی

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کا امریکی اخبار کے نمائندے سے انٹرویو

واشنگٹن ۱۱ر جنوری۔ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان کو فوجی امداد دیئے بغیر امریکہ روس کے خلاف بحیرۂ ہند میں طاقتور محاذ قائم نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ نے پاکستان کو فوجی امداد نہ دی تو ایشیا میں اس کی وقعت کم ہو جائیگی اور یہ خیال کیا جائے گا کہ امریکہ روس و بھارت کے احتجاج سے ڈر گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی فوجی امداد کی بدولت پاکستانی فوج دنیا کی ایک بہترین فوج بن سکتی ہے۔ امریکہ کے ایک ہفتہ وار اخبار یو۔ ایس۔ نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ کو ایک خصوصی انٹرویو میں وزیر اعظم محمد علی نے کہا کہ میرے ملک کے عوام ہر فوجی امداد کا استقبال کریں گے۔ بشرطیکہ وہ امداد بغیر کسی شرط یا پابندی کے دی جائے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد کے خلاف پنڈت نہرو جو احتجاج کر رہے ہیں اس کی آپ کے خیال میں کیا وجہ ہے۔ اس پر وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت کی سودے بازی کی طاقت کمزور ہو جائے گی۔ اور ایک دوسرا طاقتور ملک ابھر آئے گا۔ جو اس قدر طاقتور ہوگا کہ ایشیا کے چھوٹے ممالک کی قیادت کر سکے۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے دو عظیم اور متوازن بلاکوں کے درمیان پنڈت نہرو بھارت کو غیر جانبدار ممالک کی حیثیت سے برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ممالک کا ایک بلاک بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ اگر امریکہ نے پاکستان کو فوجی امداد دے بھی دی۔ تب بھی میرے خیال میں بھارت روس کا حلقہ بگوش نہیں بنے گا۔ انہوں نے یہ خیال ہر کہا کہ اگر امداد دی گئی تو دو ایشیائی ملکوں کے درمیان تعلقات [illegible] کشیدہ ہو جائیں گے لیکن جب پاکستان کی فوجی طاقت بڑھ کر بھارت کی فوجی طاقت کے برابر ہو جائے گی تو بھارت کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔

وزیر اعظم نے انٹرویو میں کہا کہ امریکی اسلحہ جات سے پاکستانی فوج کو جدید طرز پر لیس کیا گیا۔ تو اس سے ملک کی معیشت پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال ہم اپنے بجٹ کی ۶۰ سے ۷۰ فیصدی تک رقم فوج پر صرف کر رہے ہیں۔ امریکی فوجی امداد ملی تو اس سے ہم کو اپنے فوجی مصارف کو کم کر کے اس سرمایہ کو صنعتی ترقی پر صرف کرنے کا موقع مل جائیگا۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ روس کے خلاف آزاد دنیا کا جو دفاعی سلسلہ قائم ہے وہ دو مقامات پر کمزور ہے۔ پہلا مقام بحیرۂ عرب کا حصہ ہے اور دوسرا خلیج فارس کا علاقہ ہے۔ اس لئے یہی علاقہ دفاعی سلسلہ کا کمزور علاقہ ہے اور اسے مضبوط بنانا ہی ہے۔ —— وزیر اعظم نے متنبہ کیا کہ اگر امریکہ اور پاکستان کا فوجی معاہدہ ناکام ہو گیا۔ تو ایشیا کے لوگ یہ خیال کریں گے کہ امریکہ بھارت اور روس کے احتجاج سے ڈر گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ آزاد دنیا کا لیڈر ہے ایسے بہت سے ممالک ہیں جو امریکہ کے مقاصد سے ہمدردی رکھتے ہیں لیکن وہ کمزور ہیں اور روس کے خطرہ کی وجہ سے وہ کھلم کھلا میدان میں نہیں آ سکتے۔ وزیر اعظم نے آخر میں کہا کہ اگر پاکستان کو امداد نہ دی گئی۔ تو امریکہ ان چھوٹے ملکوں کی نگاہ میں اپنی وقعت کھو دیگا۔ اور یہ چیز بھارت اور کمیونسٹ بلاک کی فتح ہوگی۔

رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج اعلان کیا کہ میرے ملک کو اس بات کا پورا حق ہے کہ وہ ہنگامی صورت حال میں کسی دوست طاقت کو جس میں امریکہ بھی شامل ہے۔ اس علاقے کے دفاع کے لئے پاکستان میں اڈے استعمال کرنے کی دعوت دے۔ مسٹر محمد علی کا ایک خصوصی انٹرویو آج امریکہ کے آزاد خیال میگزین یو۔ ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ پاکستان امریکی فوجی امداد کا خیر مقدم کریگا۔ لیکن دونوں ملکوں کے درمیان جو غیر رسمی بات چیت ہوئی ہے۔ اس میں اڈے دینے کا سوال زیر بحث نہیں آیا۔ جب تک فوجی امداد کے ساتھ کسی غیر ملکی طاقت کو فوجی اڈے دینے کی شرط نہیں لگائی جاتی۔ اس امداد کی عام حمایت کم [illegible]

— (بقیہ صفحہ [illegible]) —

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت ۲۵ر جنوری سے فریقین کے دلائل کی سماعت شروع کرے گی

لاہور ۱۳ر جنوری۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے حکم دیا ہے۔ کہ مقدمہ میں وکلاء کی بحث ۲۵ر جنوری ۱۹۵۴ء سے شروع ہوگی جسٹس محمد منیر اور جسٹس ایم آر کیانی پر مشتمل عدالت کے اب تک ۱۰۸ اجلاس ہو چکے ہیں۔ اور اس عرصہ میں عدالت نے ۱۳۲ گواہوں کے بیانات قلمبند کئے ہیں۔ مرزا نعیم الدین کا کل بند کمرہ میں بیان لیا گیا۔ وہ لاہور کے ہنگاموں کے دوران میں سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عہدہ پر فائز تھے۔ تحقیقاتی عدالت نے آج بحث کی ترتیب کا اعلان کر دیا۔ مقدمہ کے ایک فریق کی حیثیت سے حکومت پنجاب سارے مقدمہ کو عدالت میں پیش کرتے ہوئے بحث کا آغاز کرے گی۔ حکومت پنجاب کے بعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ مجلس احرار۔ مجلس عمل اور جماعت اسلامی بحث میں حصہ لیں گی فریقین ان حالات پر بحث کریں گے۔ جو مارشل لاء کے نفاذ کا باعث بنے تھے۔ نیز وہ یہ بتائیں گے کہ فسادات کی روک تھام کرنے اور بعد میں ان پر قابو پانے کے لئے صوبائی سول حکام نے جو اقدامات کئے۔ وہ کافی تھے یا ناکافی۔ عدالت میاں ممتاز دولتانہ سے جو ہنگاموں کی ابتدا میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے۔ سارے مقدمہ کو سنے گی۔ اس کے بعد جماعت اسلامی مجلس عمل۔ مجلس احرار۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت الاسلام عدالت میں اس بارے میں اپنا نقطۂ نظر پیش کریں گی۔ کہ ہنگاموں کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ بعد میں میاں ممتاز دولتانہ فسادات کی ذمہ داری کے مسئلہ پر بحث کا جواب دیں گے۔ عدالت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئی بھی فریق اپنے تحریری دلائل ۳۰ر جنوری تک عدالت میں پیش کر سکتا ہے۔ نیز دلائل کا خلاصہ بحث شروع کرنے سے قبل پیش ہونا چاہیئے۔

میر نور احمد کا بیان (بقیہ)

کے تحت ہی ٹھیک رہے گی۔ ابھی اخبارات ان کے حکم کا انتظار کر رہے تھے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے تجویز موصول ہوئی کہ ان دونوں پرچوں کو بند کر دینا چاہیئے۔ اس لئے آخری کارروائی فوری طور پر ہی کی جا سکی۔

سوال:۔ کیا آپ نے کبھی حکومت کو احمدیہ لٹریچر کے متعلق بھی کوئی رائے دی جو وقتاً فوقتاً شائع کیا جاتا تھا۔

جواب:۔ میں نے کسی کارروائی کی سفارش نہیں کی کیونکہ زیر بحث لٹریچر احمدیہ فرقہ کے عقائد سے تعلق رکھتا تھا۔

سوال:۔ ۲۱ر اپریل ۱۹۵۲ء کے الفضل (دستاویز ڈی۔ای ۲۸۲) کو دیکھ کر بتایئے کیا اس میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو غالباً مسلمین کو ناگوار خاطر ہوں؟

جواب:۔ پبلک لارڈ کے نقطۂ نظر سے ان میں کوئی ایسی چیز نہیں جو ناگوار خاطر ہو۔

مجسٹریٹ بھی تھا۔ اور ہر دستے کے پاس وہ چیز ہونی چاہیئے جو مظاہرے اور تنبیہ وغیرہ کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔

سوال:۔ کیا اس سوال پر اس کانفرنس میں بحث کی گئی تھی کہ فوج گولی چلائے گی یا نہیں اور اگر چلائے گی تو کن حالات میں۔

جواب:۔ اس سوال پر بحث نہیں کی گئی تھی لیکن عام طریقہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ کسی مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیتا ہے۔ اور وہ اسے طاقت کے بغیر منتشر نہیں کر سکتا۔ تو وہ فوج کو حکم دیتا ہے اس قسم کی صورت حال کبھی پیدا نہیں ہوئی۔

سوال:۔ کیا آپ کو کوئی ہدایات دی گئی ہیں کہ سول انتظامیہ کی مدد کے لئے آپ کیا طریق کار اختیار کریں۔

جواب:۔ میں ایک پمفلٹ جس کا نام ملٹری ٹریننگ پمفلٹ نمبر ۱۱ ہے پیش کرتا ہوں۔ اس میں غیر فوجی حکام کی مدد کے لئے فرائض کی تربیت سے متعلقہ نوٹ ہیں جسے ۱۹۴۱ء میں جاری کیا گیا ہے۔ یہ ہر فوجی افسر کی تربیت کا حصہ ہے۔ اور ہر فوجی افسر کو اس پمفلٹ کی ایک کاپی مہیا کی جاتی ہے۔ اور اس کی ترقی کا انحصار اس پر ہے کہ وہ ان ہدایات پر جو اس میں درج ہیں عادی ہوتا ہے۔ [illegible] یہ تربیت ہر [illegible] سال دی جاتی ہے۔

سوال:۔ کیا آپ اس پمفلٹ کا وہ متعلقہ حصہ پیش کر سکتے ہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ فوج کو سول انتظامیہ کی کس طرح مدد کرنی چاہیئے؟

جواب:۔ پمفلٹ کے پیرا نمبر ۳ میں کہا گیا ہے کہ مجسٹریٹ کمانڈر کو غیر قانونی مجمع کو منتشر کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔ لیکن یہ واضح طور پر سمجھنا چاہیئے کہ یہ درخواست مجمع پر گولی چلانے کے حکم کے مترادف نہیں ہے۔ اس کے بعد کمانڈر صورت حال کا مالک و مختار ہوتا ہے۔ اور اگر وہ ضروری سمجھے تو گولی چلا سکتا ہے۔ (نا تمام)

ایجنٹ حضرات کی خاص توجہ کیلئے

اس دفعہ دفتر المصلح جلسہ سالانہ کی وجہ سے معہ ضروری سامان ربوہ منتقل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے بل ہائے ایجنسی وقت پر ارسال نہیں کئے جا سکے۔ لہٰذا ایجنٹ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ تعاون بلوں کی رقوم ۱۸ جنوری ۱۹۵۴ء تک دفتر المصلح میں بھجوا کر ممنون فرمائیں:

بعض ایجنٹ حضرات کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو فرداً فرداً اور بلوں پر بھی اس کے متعلق لکھا گیا ہے۔ وہ اپنی رقم بروقت ادا فرمائیں۔ زیادہ بقایا ان کے لئے اور خود دفتر کے لئے بھی مشکلات کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن اگر دفتر کی اس درخواست پر توجہ نہ فرمائی گئی۔ تو [illegible] بنڈل روکنا پڑے گا۔ اور تمام تر نقصان کی ذمہ داری ان ایجنٹ صاحبان پر ہوگی یہ اطلاع رہے۔

(خاکسار منیجر المصلح کراچی نمبر ۳)